کلامِ اقبال (اردو)

فرہنگ وحواشی

احمد جاوید

۱۔ کلامِ اقبال (اردو) فرہنگ وحواشی کا منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔
۲۔ حواشی میں مندرجہ ذیل امور کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔
الف:۔ اعلام اور تلمیحات: یعنی اقبال نے جن شخصیات، واقعات، مقامات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے یا ان کی طرف اشارہ کیا ہے، ان کا ضروری تعارف۔
ب:۔ مشکلات...... یعنی ایسے مقامات جہاں خیال دقیق ہو یا الفاظ مشکل ہوں یا کوئی بنیادی تصور بیان ہوا ہو۔ ان مقامات کی تشریح، توضیح اور تفصیل۔ اس میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ عام قاری کی مشکل کو سادہ اسلوب میں حل کیا جائے اور وہ مقامات جہاں اہلِ علم الجھ سکتے ہیں یا غور وفکر پر مجبور ہو سکتے ہیں، ان پر علمی انداز سے قلم اٹھایا جائے تا کہ اس خیال اور تصور کی عظمت جسے عام سطح تک نہیں لایا جا سکتا، مجروح نہ ہو۔
ج:۔ تکنیکی اور فنی محاسن: یعنی شعر میں پائی جانے والی لفظی رعایتوں، معنوی مناسبتوں اور فنی باریکیوں کا تجزیہ۔
۳۔ فرہنگ میں کلیدی الفاظ اور اصطلاحات کو کھولا گیا ہے اور اس میں بھی اسی اصول پر عمل کیا گیا ہے جو حواشی کی شق ''ب'' میں بیان ہوا۔ ہر لفظ اور اصطلاح کے تمام معانی ایک ہی اندراج میں نہیں دیے گئے۔ ہر اندراج میں وہی معنی لکھے گئے ہیں جو اس خاص مقام پر اقبال کے پیشِ نظر تھے۔ حتمی تدوین کے بعد کسی لفظ کے تمام معنوی پہلو یکجا حالت میں سامنے آ جائیں گے۔

○

صفحات ذیل میں فرہنگ وحواشی کے چند نمونے قارئین کی نذر کیے جا رہے ہیں۔

کلیاتِ اقبال (اُردو)

ص کلیات۔۶۰۰

جوہر: ا۔فطرت ۲۔شخصیت کی اصل

ص کلیات۔۶۰۲

بندۂ عمل مست: ا۔عمل کا متوالا بندہ ۲۔ پوری استقامت اور جوش کے ساتھ دین پر چلنے والا، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی والہانہ انداز سے تعمیل کرنے والا ۳۔ دین کو محض مفہوم کی بجائے مراد بنا لینے والا۔ بندگی کا کمال یہ ہے کہ ارادہ، ذہن پر غالب آ جائے، ''بندۂ عمل مست''، اسی کمال کا مظہر ہے

ص کلیات۔۶۰۵

خلوت نشیں: ا۔سب سے کٹ کر کسی گوشے میں پڑ رہنے والا ۲۔ اکیلا، تنہائی کا شکار ۳۔ پردہ نشیں، چھپا ہوا ۴۔ جو خود سے بھی پوشیدہ ہو، جس کے امکانات خود اُس سے اوجھل ہوں ۵۔ جس کا جوہر ظاہر نہ ہوا ہو، جس کی حقیقت پوشیدہ اور خوابیدہ ہو

ص کلیات۔۶۱۲

کتاب و دین و ہنر: ا۔'کتاب': تصّورِ علم، نظامِ تعلیم + دین: ایمان وعمل کے بارے میں بنیادی تصّور، مذہبی علم وعمل + 'ہنر': آرٹ، فن کاری ۲۔عقل، اخلاق اور جمالیات

ص کلیات۔۶۱۲

سرود و شعر و سیاست: ا۔موسیقی، شاعری اور سیاسیات ۲۔فنونِ لطیفہ اور سیاسی نظام ۳۔تخیل، طرزِ احساس اور اجتماعی ارادہ ۴۔روح کی کیفیت، دل کی حکمت اور ارادے کی قوت ۵۔انسان کی روحانی، نفسیاتی اور عملی سطحوں کے ترجمان

ص کلیات۔ ۶۱۳

جہانِ تازہ: ۱۔نئی دنیا جہاں خیر شر پر، آدمی فطرت پر اور معنی صورت پر غالب ہو

ص کلیات۔ ۶۱۴

سینۂ پُرسوز: ۱۔حرارت سے بھرا ہوا سینہ ۲۔عشق کی گرمی سے معمور چھاتی ۳۔گداز دل رکھنے والا سینہ ۴۔صاحبِ حال قاری اور سامع کا سینہ جو شعر کی حقیقی کیفیت اور معنی کو محفوظ رکھتا ہے اور اس کے مقصود کو جذبے، ذہن اور ارادے میں قوت کے ساتھ حاضر رکھتا ہے ۵۔انسان کا باطنی مرکز جو عشق، زندگی، آزادی، معرفت، روحانیت وغیرہ کا سرچشمہ ہے

ص کلیات۔ ۶۱۴

لذّتِ پیدائی: ۱۔اظہار کا مزہ ۲۔تخلیقی عمل کے تقاضائے اظہار کی تکمیل سے حاصل ہونے والی کیفیت

ص کلیات۔ ۶۱۶

شباب و مستی و ذوق و سرور و رعنائی: حُسن خواہ ظاہری ہی کیوں نہ ہو، انسان کا مقصود ہے۔ یہ مقصود اس کے وجود کی تمام سطحوں سے ایک زندہ نسبت رکھتا ہے۔ یہاں اسی کی تفصیل بتائی گئی ہے:

۱۔شباب: 'حسن' کو اپنا مطلوب بنانے اور اس کے اثرات کو قبول کرنے والی قوتِ حیات ۲۔مستی: حسن کے تصوّر یا مشاہدے سے پیدا ہونے والی کیفیت جو 'شباب' سے مشروط ہے ۳۔'ذوق': حُسن سے متاثر ہونے والی روحانی صلاحیت ۴۔'سرور': حُسن سے پیدا ہونے والا روحانی حال ۵۔'رعنائی': حُسن سے نسبت کا آخری درجہ جہاں پہنچ کر آدمی خود اس کا مظہر بن جاتا ہے

ص کلیات۔ ۶۱۶

فطرت: ۱۔کائنات کی روحِ جمال ۲۔اصولِ تخلیق جو کائنات میں وجودی اور جمالیاتی توازن پیدا کرتا ہے اور اسے برقرار بھی رکھتا ہے

ص کلیات۔ ۶۱۶

جمال و زیبائی: ۱۔حسن اور دل کشی ۲۔'جمال' اصل ہے اور 'زیبائی' اُس کا اظہار

ص کلیات۔ ۶۱۸

سازِ حیات: ۱۔زندگی کا پورا تانا بانا ۲۔زندگی کی تخلیقی روح اور اس کے انسانی و کائناتی مظاہر، حیات کا بنیادی سانچا اور اس میں ڈھلنے والی صورتیں ۳۔زندگی، کائنات اور انسان ۴۔زندگی کا وہ وصف جس کے ادراک سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ چیزیں ایک پہلو سے واحد الاصل ہیں ۵۔نظامِ حیات جو روحِ تغیر سے ہم آہنگ ہو کر اُس پر غالب آنے سے تشکیل پاتا

ہے۔ نیز دیکھیے: 'سوز و سازِ حیات'، 'سوزِ خودی'

ص کلیات۔ ۶۱۸

حریمِ وجود: ۱۔ وجود کی چار دیواری ۲۔ وہ مقام جہاں وجود کی حقیقت محفوظ ہے ۳۔ وجود کے ذاتی حدود ۴۔ موجودیت کا حقیقی content ۵۔ انسان کے وجودی مراتب میں آخری مرتبہ یعنی حجرۂ ذات جہاں غیرِ ذات کا گزر نہیں

ص کلیات۔ ۶۱۸

سوزِ خودی: ۱۔ خودی کی حرارت ۲۔ خودی کی آنچ جس کی بدولت انسان اپنا ہونا محسوس کرتا ہے، احساسِ ذات جس کے بغیر آدمی موجود ہونے کے قابل نہیں ۳۔ وجودِ انسانی کی حقیقت جو فرد میں قائم ہے ۴۔ ذاتِ انسانی کا جوہر جو اپنے امتیاز کا تحفظ کرتا ہے اور غیر کا اثبات تو کرتا ہے مگر اسے اپنے حدود میں داخل نہیں ہونے دیتا ۵۔ انسانی خودی اپنی ماہیت میں بندگی اور عشق کا مجموعہ ہے۔ اس کا ادراک عقلی نہیں بلکہ حسّی ہوتا ہے۔ 'سوز' کے لفظ میں یہ تمام دلالتیں موجود ہیں۔ نیز دیکھیے: 'سوز و سازِ حیات'، 'سازِ حیات'، 'خودی'

ص کلیات۔ ۶۱۸

سرور و سوز و ثبات: ۱۔ اپنے مقصود کے ساتھ وابستگی کے تین احوال: ۱:۱ 'سرور': مقصود کے اصولی قرب کی کیفیت ۲:۱ 'سوز': مقصود جو کہ لامتناہی ہے، اسے پانے کی تڑپ ۳:۱ 'ثبات': مقصود کی نسبت کا اساسِ وجود بن جانا ۲۔ اپنی اصل اور حقیقت پر مبنی ہونے کی تین حالتیں: ۱:۲ 'سرور': میں حقیقی ہوں!.... یہ ادراک اور اس سے پیدا ہونے والا حال ۲:۲ 'سوز': میں حقیقی ہوں اور میرا حقیقی ہونا عشق، مقصدیت، حرکت، حرارت اور مسلسل پیش قدمی سے مشروط ہے!....... یہ یقین اور اس سے پھوٹنے والی کیفیت ۳:۲ 'ثبات': 'سرور' اور 'سوز' کی تکمیل سے برآمد ہونے والا نتیجہ جو ان احوال کو واقعیت میں بدل دیتا ہے.... یعنی میں حقیقی ہوں اور میرا حقیقی ہونا مستقل بھی ہے اور واجب الاثبات بھی

ص کلیات۔ ۶۲۰

رخصتِ تنویر: روشنی پھیلانے کی اجازت اور مہلت

ص کلیات۔ ۶۲۸

ابدیت کی یہ تصویر: یعنی اہرامِ مصر جن پر وقت اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ یہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ فطرت کی تمام تخلیقات زمانی ہیں، یعنی زمانہ انھیں متاثر کرتا ہے، لیکن انسان کی تخلیقی قوت زمانے کی گرفت توڑ دیتی ہے۔

ص کلیات۔ ۶۲۸

فطرت: کائنات میں کارفرما قانون جو چیزوں کو بناتا اور مٹاتا ہے، کائنات کی تخلیقی قوت جو میکانکی ہے

ص کلیات۔ ۶۲۹

چشمِ تماشا: ۱۔ دیکھنے والی آنکھ ۲۔ وہ آنکھ جو کسی صورت کو معنی کے مظہر کی حیثیت سے دیکھ سکتی ہے ۳۔حسن کی پہچان رکھنے والی نگاہ

ص کلیات۔ ۶۲۹

نہاں خانۂ ذات: یہاں یہ ترکیب طنز اور تحقیر کے ساتھ استعمال ہوئی ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے معنی دیکھیں: ۱۔ ذاتِ باری تعالیٰ کا مقام جو وہم، عقل اور حواس سے اوجھل ہے ۲۔ وہ مقام جو وجود، زمان و مکاں، حرکت و تغیر، خودی اور اُن امتیازات سے جو خودی کو پیدا کرتے ہیں اور اسی سے پیدا ہوتے ہیں، پاک ہے ۳۔ مابعد الطبیعی علوم کا مقصودِ اعظم جس کا تصوّر انسان کو زندگی اور کائنات کے مسائل اور ضروریات سے بیگانہ رکھتا ہے

ص کلیات۔ ۶۳۰

دلِ دریا: یعنی: ۱۔ زندگی کی روح، حیات کا جوہر، ہستی کا اصول ۲۔ فطرت کی انتہائی گہرائیاں، انسان اور کائنات کا باطن ۳۔ زمان و مکاں

ص کلیات۔ ۶۳۰

سوزِ حیاتِ ابدی:

۱۔ فنا اور زوال سے محفوظ زندگی کی حرارت، وہ باطنی حالت جو ہمیشہ کی زندگی کے لیے روح کی حیثیت رکھتی ہے، حیاتِ جاوداں کے شعلے کی آنچ ۲۔ انسانی بقا کی کیفیت جو حرکت و انقلاب سے تشکیل پاتی ہے ۳۔ ہمیشگی کا وجودی تجربہ

ص کلیات۔ ۶۳۰

صدف: ۱۔ تخلیقی فن کار ۲۔ تخلیقی واردات کو قبول کر کے انھیں ایک جمالیاتی تشکیل دینے والی قوت، فن کار کا سینہ جہاں تخلیقی عمل مکمل ہوتا ہے ۳۔ تخلیقی وجدان

ص کلیات۔ ۶۳۰

ذوقِ نظر: ۱۔ دیکھنے کی لپک ۲۔ مشاہدے کا فطری سلیقہ ۳۔ نظارۂ جمال کا فطری تقاضا اور صلاحیت ۴۔ حُسنِ صورت سے لطف اندوز ہونے کی حس

ص کلیات۔ ۶۳۰

گہر: ۱۔ فن پارہ، فنونِ لطیفہ میں سے کسی فن کی تکمیل یافتہ صورت

ص کلیات۔ ۶۳۰

قطرۂ نیساں: تخلیقی inspiration، آمد، تخلیقی واردات

ص کلیات۔ ۶۳۱

قاصدِ افلاک: یعنی 'شبنم' جو زمین کے حُسن کی آسمانی اصل ہے، آسمان سے زمین کے لیے پیغامِ بہار لانے والی نیز دیکھیے: 'شبنم'، 'گوہرِ شبنم'، 'دامنِ افلاک'، 'پھول'

ص کلیات۔ ۶۳۱

شبنم: حسن وکمال کا آسمانی عنصر جو چیزوں کی جمالیاتی تکمیل اور تزئین کرتا ہے لیکن خود متاثر نہیں ہوتا، یعنی رنگینی کو ابھارتا ہے مگر خود بے رنگ رہتا ہے

ص کلیات۔ ۶۳۱

ضربِ کلیمی:

۱۔ زمانے کا رُخ موڑ دینے والی خداداد قوت ۲۔ ترقی اور بقا کی راہ میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو گرانے کی طاقت جو فرد کو حاصل ہوتی ہے اور قوم کے کام آتی ہے۔ ۳۔ تخلیقی قوت جو زندگی اور تاریخ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نیز دیکھیے: 'ضربِ کلیم'، 'ضربِ کلیمی' [تمام اندراجات]

ص کلیات۔ ۶۳۱

پھول: حسن وکمال کا زمینی اصول اور اس کا اظہار

ص کلیات۔ ۶۳۱

محنتِ پرواز: ۱۔ اُڑان کی مشقت، پرواز میں جان مارنا اور مشکلات کا مقابلہ کرنا ۲۔ مجاہدہ جس کے بغیر حقیقت ہاتھ نہیں آتی ۳۔ خود کو بنانے کے لیے خود کو مٹا دینا ۴۔ اپنے مادّی وجود میں پوشیدہ روحانیت کو زندہ رکھنا ۵۔ اللہ سے تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے اپنی تکمیل کی مسلسل کوشش

ص کلیات۔ ۶۳۲

دامنِ افلاک: یعنی ۱۔ اللہ سے تعلق ۲۔ دین ۳۔ اپنی اصل سے نسبت ۴۔ روحانی مقصود سے وابستگی نیز دیکھیے: کوہ وبیاباں، 'شبنم'، 'صبح'

ص کلیات۔ ۶۳۲

کوہ وبیاباں: یعنی ۱۔ دنیا اپنی تمام بلندیوں اور وسعتوں سمیت ۲۔ دنیا اور اُس میں پوشیدہ امکانات ۳۔ دنیا کی کشش کے اسباب جو جمال کے روحانی تصوّر سے بھی مناسبت رکھتے ہیں نیز دیکھیے: 'دامنِ افلاک'، 'شبنم'

ص کلیات۔ ۶۳۲

صبح: ۱۔ آسمان سے اُترنے والا نور جو زمین کو بھی روشن کر دیتا ہے ۲۔ ظہورِ جمال جس میں معنی

اور صورت ایک ہو جاتے ہیں یا صورت معنی کو منعکس کرنے کے قابل ہو جاتی ہے ۳۔ روشنی جو حُسن اور خیر کی آسمانی اور زمینی جہت کو ایک کر کے ظاہر کرتی ہے ۴۔ فیضانِ الٰہی جو چیزوں کو اُن کی حقیقت کا مظہر بنا کر موجود کرتا ہے

ص کلیات۔ ۶۳۲

اربابِ نظر کا قرۃ العین: ۱۔ دیدہ وروں کی آنکھ کی ٹھنڈک ۲۔ حقائق کا مشاہدہ کرنے والوں کا محبوب ۳۔ عقل وحکمت میں اضافہ کرنے والا ۴۔ 'نظر' اور 'عین' کی مناسبت واضح ہے

ص کلیات۔ ۶۳۲

اربابِ نظر: حقیقت کا ذوق اور فہم رکھنے والے، صورت ومعنی کا ادراک رکھنے والے

ص کلیات۔ ۶۳۳

چشمِ نیم باز:

۱۔ ادھ کھلی آنکھ ۲۔ وہ آنکھ جس کا مشاہدہ ادھورا ہو ۳۔ سوئی ہوئی آنکھ، وہ آنکھ جو پوری طرح بیدار نہ ہو ۴۔ وہ آنکھ جو صرف دنیا کو دیکھتی ہے اور اس سے اوپر کا عالم اسے سجھائی نہیں دیتا

ص کلیات۔ ۶۳۳

آشنائے ناز: ۱۔ ناز سے واقف ۲۔ یہاں 'ناز' سے مراد ہے: ۱:۲۔ بندگی پر فخر ۲:۲۔ اللہ کے آگے سر جھکانے کی وہ کیفیت جو سر اُٹھانے کی طاقت بخشتی ہے ۳:۲۔ محبوب سے قرب کی انتہا میں بھی اپنی خودی برقرار رکھنا نیز دیکھیے: 'نیاز'

ص کلیات۔ ۶۳۳

نیاز: ۱۔ بندگی ۲۔ عبادت ۳۔ محتاجی نیز دیکھیے: 'آشنائے ناز'

ص کلیات۔ ۶۳۴

اعجازِ ہنر: ۱۔ فن کا معجزہ ۲۔ جمالیاتی تخیل اور اظہار کی وہ قوت جو خودی کے جمالی پہلو کو کمال تک پہنچاتی ہے ۳۔ خودی کے جمالیاتی اور تخلیقی جوہر کا اظہار ۴۔ چیزوں کو اُن کی حقیقت کے نور سے روشن کر دینے والے تخیل کی انقلابی قوت کا اظہار

ص کلیات۔ ۶۳۴

فطرت: کائنات صورت ومعنی سمیت

ص کلیات۔ ۶۳۵

سر بسجدہ: ۱۔ سجدے میں پڑا ہوا، سجدہ گزار
۲۔ بندہ، غلام، اطاعت گزار
۳۔ امان مانگنے والا

ص کلیات۔ ۶۳۵

زورِ حیدری: یعنی زندگی اور دنیا کو بدل دینے والی قوتِ عمل

ص کلیات۔ ۶۳۵

فلاطوں کی تیزیِ ادراک: ا۔ افلاطون کی بے پناہ ذہنی صلاحیت جس نے تخیل اور منطق کو انتہا پر پہنچا کر ایک کر دیا تھا۔ اس بے مثل عقلی قوت نے ابدیت تو تراش کر دکھا دی لیکن زندگی اور اُس کے سب سے بڑے مظہر یعنی تاریخ کو غیر حقیقی کہ کر نظر انداز کر دیا ۲۔ ادراک کی وہ قسم جو محض معقولات سے متعلق ہے اور محسوسات سے سروکار نہیں رکھتی، ادراکِ ذہنی جو ادراکِ حسّی کی ضد ہے ۳۔ عقلِ محض جو عمل اور اُس کے مقاصد کی تحقیر کر کے آدمی کو بے عملی کی طرف راغب کرتی ہے ۴۔ برّاق ذہن

ص کلیات۔ ۶۳۵

مرگِ تخیل: ا۔ اُس تخلیقی قوت کی موت جو محسوسات کو نئی نئی صورتوں میں ڈھالتی ہے اور فطرت کے بالمقابل ایک ایسا نگار خانہ ترتیب دیتی ہے جو کائنات کے صوری در و بست اور اس سے تشکیل پانے والے معنوی اسٹرکچر کا ادھورا پن دور کرتی ہے

۲۔ تخلیقی اُپج کا خاتمہ، فکر و خیال کی جدّت اور ندرت کا فقدان

۳۔ صورت گری کی صلاحیت کا مکمل زوال

نیز دیکھیے: 'تخیل' [تمام اندراجات]

ص کلیات۔ ۶۳۵

جمال و زیبائی: ا۔ حُسن اور خوبی، خوب صورتی اور سج دھج

۲۔ باطنی حُسن اور ظاہری خوبی

ص کلیات۔ ۶۳۵

جلال و جمال: ا۔ قوت اور حُسن ۲۔ رُعب اور کشش ۳۔ روحِ رزم اور جانِ بزم ۴۔ فاتحانہ عمل اور شاعرانہ تخیل

ص کلیات۔ ۶۳۶

سرورِ ازلی: ا۔ حقیقت کے عرفان کی روحانی کیفیت۔ اقبال نے یہاں اسے روایتی معنوں میں استعمال نہیں کیا بلکہ اس کا منفی پہلو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ 'کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سرورِ ازلی بھی، اس مصرعے میں 'بھی' کا استعمال یہی بتاتا ہے کہ جدید مصور اپنی خودی کو تو کیا تصویر کرتا، مغرب کی اندھی تقلید نے اُسے اس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ بے خودی ہی کا سلیقے سے اظہار کر لیتا۔ ۲۔ زندگی سے کٹ کر تصورات و خیالات کی غیر حقیقی دنیا میں کھوئے رہنا،

واقعات کی دنیا سے منہ موڑ کر خیالی حقائق کے عالم کی سیر کرنا، فرضی محبوب کے وصال میں گم ہو جانا۔۳۔ بے خودی کا نشہ

ص کلیات۔ ۶۳۶

سرودِ حلال:

۱۔ وہ موسیقی جو جائز ہے۲۔ وہ راگ جو آدمی کو خود سے بیگانہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی خودی کے احوال کو بیدار کرتا ہے۳۔ وہ نغمۂ انقلاب جو ابھی فطرت کے ضمیر میں گونج رہا ہے اور اُس مغنّی کے انتظار میں ہے جو اسے گا سکے۔ یہ نغمہ: ۱:۳ دل کو زندہ کرتا ہے۲:۳ الوہی ہے۳:۳ عظمتِ آدم کا ترانہ ہے۴:۳ آدمی میں تسخیرِ کائنات کی قوت پیدا کرتا ہے ۵:۳ خودی کو موجود ہونے کا معیار بناتا ہے

ص کلیات۔ ۶۳۶

صنعت: ۱۔ آرٹ، فن۲۔ اسلوب۳۔ تکنیک

ص کلیات۔ ۶۳۸

نَفَس: ۱۔ سانس، پھونک۲۔ زندگی، قوتِ حیات۳۔ زندگی کی لہر، بیداری کا پیغام۴۔ خودی کے جمالیاتی اظہار کی قوت

ص کلیات۔ ۶۳۸

مشرق کے نیستاں میں ہے محتاجِ نفس نے

مطلب یہ ہے کہ مشرق کو زندگی اور بیداری کی ضرورت ہے۔ حُسنِ اظہار نے اس عام سی بات میں وہ تہ داری اور گہرائی پیدا کر دی جو جمالیاتی بھی اور فکری بھی۔ اس کی کچھ تفصیل یہ ہے:

۱۔ مشرق کو نیستاں کہنے کی معنویت: ۱:۱۔ بانسوں کے جنگل زیادہ تر مشرق میں ہیں

۲:۱۔ بانسری کا تعلق بھی یہیں سے ہے۳:۱۔ بانس کا پودا تیزی سے بڑھنے کے لیے مشہور ہے۔ یہ صفت ایک تو سورج چڑھنے کے عمل سے مناسبت رکھتی ہے اور دوسرے اُبھرتا ہوا سورج، بلند ہوتے ہوئے بانسوں کے جنگل کا ایک مکمل تصویری پس منظر بھی بناتا ہے۴:۱۔ جس طرح بانس اندر سے خالی ہوتا ہے، اہلِ مشرق بھی ایک باطنی خلا میں گرفتار ہیں ۵:۱۔ بانس کا اندرونی خلا اُس کی ظاہری تکمیل یعنی بانسری بن جانے پر بھی برقرار رہتا ہے۔ یہی حال اہلِ مشرق کا ہے کہ قومی وجود کی پختگی کو پہنچنے کے باوجود اُن کا باطن خالی ہے ۶:۱ 'نے' کا خلا ہو یا مشرق کا، دونوں کا علاج نفس ہے [دیکھیے: 'نفس']

ص کلیات۔ ۶۴۰

اندیشۂ تاریک: ۱۔ اندھی سوچ، ظلمت زدہ فکر۲۔ تاریک تصوّرات، شیطانی تخیل۳۔ موت

اور بدی کے اندھیروں میں گھرا ہوا تخلیقی فکر کا سوتا ۴۔فن برائے فن کے تصوّر سے بننے والی ذہنیت اور اس کی تخلیقی سرگرمی

ص کلیات۔۶۴۳

شررِ تیشہ: ۱۔پتھر سے ٹکراتے وقت تیشے سے نکلنے والی چنگاریاں ۲۔مقصود کے حصول کی خاطر کی جانے والی سخت جدوجہد، محنت وریاضت

ص کلیات۔۶۴۳

خانۂ فرہاد: ۱۔فرہاد کا گھر ۲۔فرہاد کی شخصیت اور اُس میں پوشیدہ امکانات اور صلاحیتیں ۳۔فرہاد کا مقام ۴۔فرہاد کا نام اور اس سے چلنے والی روایت ۵۔عشق اور تخلیقی وفور کا مرکز